السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں مرحلہ ثانویہ کا ایک طالب علم ہوں ۔ میں نے ابتدائی وثانوی مرحلہ میں کچھ کتابیں اور لکھنے پڑھنے سے متعلق کچھ سامان کی چوری کی تھی ۔ اب اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت عطا فرما دی ہے ، لہٰذا راہنمائی فرمائیں کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیے ۔ جزاکم اللہ خیرا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نازل نہیں کی مگراس کی دواء بھی نازل فرمائی ہے ۔ چوری کی یہ بیماری جو بعض لوگوں کو بچپن یا جوانی میں ہوتی ہے ، اس کی بھی دواء موجود ہے ۔ اگر آپ نے کسی شخص کی چوری کی تھی تو آپ پر واجب ہے کہ آپ اس سے ملیں اوراسے بتائیں کہ اس کا اس قدرمال آپ کے پاس ہے اورپھر جس قدرمال پر صلح ہوجائے وہ اسے لوٹا دیں لیکن بسا اوقات انسان اسے بہت گراں محسوس کرتا ہے کہ وہ ایک شخص کے پاس جائے اوراسے خودیہ بتائے کہ اس نے اس کی چوری کی تھی اوریہ یہ چیزلی تھی، لہٰذا اس صورت میں آپ اسے یہ مال کسی اورواسطہ سے بھی لوٹا سکتے ہیں مثلاً اس شخص کے کسی دوست یا ساتھی سے ملیں اوراسے بتا دیں کہ یہ فلاں شخص کا مال ہے، جسے میں نے چوری کرلیا تھا مگراب میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرلی ہے ، لہٰذا میری طرف سے اسے یہ دے دیں ۔ اگر کوئی ایسا کرے گا تواس کے بارے میں ارشادِباری تعالیٰ ہے :

وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجعَل لَهُ مَخرَجًا ٢ ... سورة الطلاق

''اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے ۔''

اور فرمایا:

وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجعَل لَهُ مِن أَمرِهِ يُسرًا ٤ ... سورة الطلاق

''اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا اللہ اس کے (ہر) کام میں آسانی کردے گا ۔''

اگر آپ نے کسی ایسے شخص کی چوری کی ہو جس کا اب آپ کو علم نہ ہو اور نہ آپ یہ جانتے ہوں کہ وہ اس وقت کہاں ہے تو یہ معاملہ پہلے سے بھی آسان ہے ، کیونکہ اس صورت میں آپ اس شخص کی طرف سے نیت کرکے اس مال کو صدقہ کردیں ۔ اس صورت میں آپ بریٔ الذمہ ہوجائیں گے ۔

اس سائل نے اپنا جو قصہ بیان کیا ہے ، انسان کے لیے واجب ہے کہ وہ اس طرح کے واقعات سے دوررہے ، کیونکہ بعض اوقات وہ طیش یا بے وقوفی کی وجہ سے چوری توکرتا ہے اورچوری کو زیادہ اہمیت نہیں دیتا ، لیکن جب اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرما دیتا ہے توپھر اس طرح کے گناہ سے نجات حاصل کرنے کے لیے خاصی دشواری پیش آتی ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص181

محدث فتویٰ